احرار کا قافلۂ تحفظ ختم نبوت

سید محمد کفیل بخاری

عقیدۂ ختم نبوت، اسلام کی روح، ایمان کی جان اور وحدتِ امت کی اساس ہے۔ امتِ مسلمہ کی بقاء واستحکام اسی عقیدہ میں مضمر ہے۔ یہود ونصاریٰ نے تکمیل دین کے اعلان کے بعد پہلی ضرب عقیدۂ ختم نبوت پر لگائی تا کہ امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کیا جائے۔ نبی ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے آخری دنوں میں فتنہ ارتداد نے سر اٹھایا۔ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ مبارکہ میں حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور مسیلمہ کذاب کو خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا۔ جہادِ یمامہ میں سینکڑوں صحابہ شہید ہوئے مگر انھوں نے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے قولِ فیصل ''جو مرتد ہو جائے، اسے قتل کردو'' کو سچ کر دکھایا۔

یوں تو چودہ صدیوں میں کئی ملعون اور جھوٹے افراد نے نبوت کے دعوے کیے اور اپنے اپنے عہد میں عبرتناک انجام سے دوچار ہو کر جہنم کا ایندھن بنے مگر گزشتہ صدی کے آخر میں ہندوستان کے نصرانی حکمران، انگریز نے امتِ مسلمہ میں انتشار وافتراق پیدا کرنے کے لیے ایک ملعون شخص مرزا قادیانی کو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے منتخب کیا۔ یہ شخص (بقول خود) ''انگریز کا وفادار اور خود کاشتہ پودا'' تھا اور اسی وفاداری کے تحت اس نے پہلے اپنے آپ کو مبلغ ومناظر اسلام کے طور پر متعارف کرایا اور پھر بتدریج مہدی، مجدد، مسیح موعود، ظلی وبروزی نبی اور آخر میں معاذ اللہ محمد واحمد (ﷺ) ہونے کا دعویٰ کیا۔ سب سے پہلے علماء لدھیانہ اور پھر علماء دیوبند اور پھر تمام مسالک کے علماء نے اس پر کفر کا فتویٰ صادر کیا۔ مسلمانوں میں اضطراب بڑھا اور محدث کبیر حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری قدس سرہ نے فتنۂ قادیانیت کے عوامی محاسبہ کے لیے علماءِ حق کو تیار کیا۔ مارچ ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ کی انجمن خدام الدین لاہور کے سالانہ جلسہ میں حضرت انور شاہ کاشمیریؒ نے پانچ سو علماء کی معیت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کو ''امیر شریعت'' منتخب کیا اور اُن کے ہاتھ پر فتنۂ قادیانیت کے محاسبہ وتعاقب کے لیے زندگی وقف کرنے کی بیعت کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے مجلس احرار اسلام کے تحت ''شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت'' قائم کر کے قافلۂ ختم نبوت تشکیل دیا۔ مرزا کی جنم بھومی قادیان میں مجلس احرار اسلام کا دفتر، مدرسہ، مسجد اور لنگر خانہ قائم کیا۔ قادیانیوں نے تشدد، قتل، خوف وہراس

اور مسلمانوں کو زدوکوب کرنے کے تمام ذلیل ہتھکنڈے آزمائے مگر منہ کی کھائی۔

قادیانیوں نے کشمیر کو اپنی سازشوں کا مرکز بنایا تو مجلس احرار نے ۱۹۳۰ء کی تحریک کشمیر میں پچاس ہزار کارکنوں کی گرفتاری اور چنیوٹ کے الٰہی بخش شہید سمیت کئی کارکنوں کی شہادت پیش کر کے قادیانیوں کی سازش ناکام کی اور ڈوگرہ راج کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

مجلس احرار اسلام نے میاں قمرالدین رحمہ اللہ (لاہور) کو ''ختم نبوت وقف قادیان'' کا صدر اور مولانا عنایت اللہ چشتیؒ (ساکن چکڑالہ ضلع میانوالی) کو قادیان میں پہلا مبلغ مقرر کیا۔ پھر احرار رہنما، فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ، مولانا لعل حسین اخترؒ اور قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ قادیان میں مرکز احرار اسلام میں بیٹھ کر قادیانیوں کو للکارتے اور مسلمانوں کے حوصلے بڑھاتے رہے۔

۲۱، ۲۲، ۲۳ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو مجلس احرار اسلام نے قادیان میں تین روزہ عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد کی، جس میں تمام زعماء احرار اور ہندوستان بھر کے علماء خصوصاً حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی اور حضرت مفتی کفایت اللہ رحمہم اللہ نے شرکت کی۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے حلقہ کے تمام علماء سمیت تائید وحمایت کر کے مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی طرف سے مالی تعاون بھی فرمایا۔ اس مشن میں مجلس احرار اسلام کو برصغیر کے تمام علماء ومشائخ کی تائید وحمایت اور دعا وتعاون حاصل تھا۔ الحمدللہ! قادیانیوں کی ہوا اکھڑ گئی اور احرار کے قافلۂ تحفظ ختم نبوت کو فتح حاصل ہوئی۔

قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کی سلامتی کو نقصان پہنچانے کی سازش کی اور انگریز کا حق نمک ادا کرتے ہوئے اُن کے منصوبوں کی تکمیل کے لیے سرگرم ہوگئے۔ انگریزوں کے ایماء پر پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان قادیانی کو بنایا گیا۔ جس نے تمام ریاستی وسائل کو قادیانی ارتداد کی تبلیغ اور اقتدار پر شب خون مارنے کی سازشوں کو پروان چڑھانے پر صرف کیا۔ ملک پر عملاً قادیانیوں کی حکومت تھی۔ مرزا بشیرالدین ۱۹۵۲ء میں بلوچستان کو ''احمدی سٹیٹ'' بنانے کی پیش گوئیاں کر رہا تھا۔ ان حالات میں مجلس احرار اسلام نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی قیادت میں تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء کو متحد کر کے ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت'' تشکیل دی۔

۱۹۵۳ء میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی۔ وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین کے ایماء پر سفاک وظالم جنرل اعظم خان نے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا۔ بدترین ریاستی تشدد کے ذریعے ہزاروں سرفروشانِ احرار اور فدائیانِ ختم نبوت کو گولیوں کا نشانہ بنا کر شہید کیا گیا، تمام رہنما قید کر لیے گئے۔ بظاہر تحریک کو تشدد کے ذریعے کچل دیا گیا۔ مجلس احرار اسلام کو خلافِ قانون قرار دے کر ملک بھر میں احرار کے تمام دفاتر سر بمہر اور ریکارڈ قبضہ میں لے کر تلف کر دیا گیا۔ زعماءِ احرار چین سے بیٹھنے والے کہاں تھے۔ ۱۹۵۴ء میں قید سے رہا ہوئے تو حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، شیخ حسام الدینؒ

، ماسٹر تاج الدین انصاریؒ ، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ ، مولانا محمد حیاتؒ ، مولانا لال حسین اخترؒ ، مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ ، جانشین امیر شریعت مولانا سید ابوذر بخاری اور دیگر احرار رہنما سر جوڑ کر بیٹھے۔ مجلس احرار اسلام پر پابندی کے باوجود تحفظ ختم نبوت کے مشن کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا۔ ستمبر ۱۹۵۴ء میں احرار کی شیرازہ بندی کر کے اور شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت کو بحال کر کے ''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے نام سے کام کا آغاز کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۲ء تک مجلس احرار خلافِ قانون رہی۔ لہٰذا مجلس تحفظ ختم نبوت کے نامِ خوش نام سے احرار سرگرمِ عمل رہے۔ ۲۱؍اگست ۱۹۶۱ء کو حضرت امیر شریعت کا انتقال ہوگیا۔ ۱۹۶۲ء میں ایوب خان نے سیاسی جماعتوں سے پابندیاں اٹھائیں تو جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ نے احرار کے احیاء کا اعلان کیا اور ضیغمِ احرار شیخ حسام الدینؒ کی قیادت میں احرار پھر سرگرم ہوگئے۔ احیاء احرار کا مشورہ دینے والوں میں حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ بھی شامل تھے۔ تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں جب احرار پر پابندی لگی تو مولانا محمد علی جالندھری مجلس احرار پنجاب کے ناظم اعلیٰ تھے۔ مجلس احرار اسلام سیاسی اور عوامی میدان میں قادیانیوں اور قادیانی نواز قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہوئی تو مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی محاذ پر قادیانیوں کا محاسبہ اور تعاقب کرنے لگی۔ مجلس احرار اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ہی کام کے دو نام ہیں۔ ان میں گل وبلبل کا رشتہ ہے۔ مجلس احرار اسلام پھول ہے تو مجلس تحفظ ختم نبوت بلبل۔ اور یہ بلبل گلستانِ احرار کے ہر گل سے لطف اندوز ہوتی رہی ہے۔

شہداءِ ختم نبوت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا تو ۱۹۷۴ء میں ایک بے مثال تحریک کے نتیجے میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ ، قائدِ احرار حضرت مولانا سید ابوذر بخاریؒ ، مولانا مفتی محمودؒ ، مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا شاہ احمد نورانیؒ ، حافظ عبدالقادر روپڑیؒ ، مولانا عبدالحقؒ ، نواب زادہ نصر اللہ خانؒ ، پروفیسر عبدالغفور احمد، مولانا گلزار احمد مظاہری اور دیگر رہنماؤں کی قیادت میں تحریک کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

جون ۱۹۷۵ء میں ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں فاتحانہ انداز کے ساتھ داخل ہوئے اور تبلیغی جلسوں کے ذریعے قادیانیوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ۲۷؍فروری ۱۹۷۶ء میں چناب نگر (سابق ربوہ) میں مجلس احرار اسلام نے مسلمانوں کی پہلی جامع مسجد ''مسجد احرار'' قائم کی۔ جس کا سنگِ بنیاد جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ نے اپنے دستِ حق پرست سے رکھا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق صدر مجاہدِ ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ نے بھی اس موقع پر خطاب فرمایا۔ حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کی امامت میں نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ حضرت سید ابوذر بخاریؒ ، حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ اور دیگر کارکنانِ احرار کو گرفتار کر لیا گیا۔ ابناء امیر شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور حضرت سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ نے

یہاں مدرسہ و مسجد قائم کر کے قادیانی ''قصرِ خلافت'' میں زلزلہ برپا کر دیا۔

۱۹۸۴ء میں کل جماعتی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم، قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ اور دیگر تمام دینی وسیاسی رہنماؤں کی قیادت میں تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی تو قانونِ امتناع قادیانیت کے اجراء کی صورت میں کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

مجلس احرار اسلام کا قافلۂ تحفظ ختم نبوت پوری آب و تاب کے ساتھ رواں دواں ہے۔ اس وقت مختلف دینی جماعتوں پر مشتمل ''متحدہ تحریک ختم نبوت رابطہ کمیٹی'' سرگرم عمل ہے۔ ملک کے مختلف شہروں میں ختم نبوت کانفرنسیں ہو چکی ہیں۔ پاکستان میں تیس مراکز ختم نبوت، محاسبۂ قادیانیت کی جہدِ مبین میں مصروف ہیں۔ برطانیہ میں جناب شیخ عبدالواحد اور جرمنی میں جناب سید منیر احمد ''احرار ختم نبوت مشن'' کی نگرانی کر رہے ہیں۔ چناب نگر (ربوہ) میں قائدِ احرار ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ہمہ وقت مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار میں موجود ہیں۔ نیز مولانا محمد مغیرہ قادیانیوں سے گفتگو اور مناظرہ کے ساتھ ساتھ مبلغین ختم نبوت بھی تیار کر رہے ہیں اور گرمیوں کی چھٹیوں میں سکولوں اور کالجوں کے طلباء کے لیے پندرہ روزہ ''ختم نبوت کورس'' منعقد کیا جاتا ہے۔ مسجد احرار چناب نگر میں سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' ربیع الاوّل میں منعقد ہوتی ہے۔ اسی طرح چنیوٹ لاہور، چیچہ وطنی، ملتان اور دیگر شہروں میں بھی تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اجتماعات ہوتے ہیں۔ دارِ بنی ہاشم ملتان میں حسبِ سابق شعبان کے شروع میں سالانہ دس روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ ردّ قادیانیت پر ہزاروں روپے کا لٹریچر شائع کر کے مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ مرکزِ احرار چناب نگر میں مسلمانوں کے لیے فری آئی کیمپ کا اہتمام ہوتا ہے۔ جس میں آنکھوں کا آپریشن بھی کیا جاتا ہے۔ جناب عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام) برطانیہ، سعودی عرب اور پاکستان میں باقاعدگی سے دورے کر کے ختم نبوت کے مشن کی آبیاری کر رہے ہیں۔ حال ہی میں (جون ۲۰۰۹ء) انھوں نے برطانیہ کے دورہ میں متعدد اجتماعات سے خطاب کیا۔

مجلس احرار اسلام کی موجودہ قیادت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا محمد مغیرہ، قاری محمد یوسف احرار اور میاں محمد اویس اپنے رفقاء کی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ قادیانیت کے محاسبہ و تعاقب میں فعال و سرگرم ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ، مجلس احرار اسلام کی پہچان، شناخت اور تعارف ہے:

(۱) مجلس احرار اسلام ۲۰۰۹ء میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے ملک بھر میں اپنے اجتماعات منعقد کیے۔ عقیدۂ ختم نبوت و تحفظ ناموسِ رسالت ﷺ کے پیغام کو منظم طریقے سے گھر گھر پہنچایا۔ دینی وملکی امور میں اپنی رائے کا بھرپور اظہار کیا۔

(۲) مختلف شہروں میں مراکزِ احرار میں قائم دینی مدارس کے نظام و نصابِ تعلیم کو مضبوط و مستحکم بنانے کی سعی جاری ہے۔

(۳) دورِ جدید کے چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لیے احرار کارکنوں میں تحریر و تقریر کی صلاحیت پیدا کرنے کے ساتھ

ساتھ دنیا میں ذرائع ابلاغ کے کردار اور اہمیت سے انہیں متعارف کرانے کے لیے تربیتی اجتماعات منعقد کیے جائیں گے۔

مجلس احرار اسلام نے ۲۹؍دسمبر ۱۹۲۹ء کو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مفکرِ احرار چودھری افضل حقؒ اور دیگر اکابر رحمہم اللہ کی قیادت میں ایک فکری و تحریکی سفر کا آغاز کیا تھا۔ اکابرِ احرار نے مسلمانوں کے دینی عقائد و اعمال کے تحفظ کے ساتھ ساتھ قومی و سیاسی تحریکوں اور سماجی خدمت کے میدان میں بھر پور کردار ادا کیا۔ اس سفر میں قید و بند کی تمام صعوبتیں برداشت کیں۔ حتیٰ کہ احرار کارکنوں اور رہنماؤں نے اپنی جانیں بھی اللہ کے راستے میں قربان کیں۔

محدث العصر علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو ''امیر شریعت'' منتخب کر کے مجلس احرار اسلام کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر سرگرم کیا تھا۔ الحمدللہ احرار آج بھی محاذِ ختم نبوت پر دادِ شجاعت دے رہے ہیں۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء کی ''احرار تبلیغ کانفرنس'' قادیان سے لے کر آج تک ۷۹ سالہ تحریکی سفر میں احرار کارکنوں اور قائدین نے جس استقامت اور جرأت و ایثار کا مظاہرہ کیا' وہ اُن کے لیے توشۂ آخرت ہے۔ خصوصاً تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ۱۹۳۴ء (قادیان) ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء (پاکستان) میں برپا ہونے والی تحاریک تحفظ ختم نبوت احرار کی جدوجہد کا حاصل ہیں۔ احرار کارکنوں کی توجہ اور محنت سے ان شاء اللہ مستقبل میں ہم اپنے اہداف ضرور حاصل کریں گے۔

اپیل

اس وقت مدرسہ ختم نبوت چناب نگر، مدنی مسجد چنیوٹ، جامعہ بستانِ عائشہ اور مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان زیر تعمیر ہیں۔ مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ تحریک تحفظ ختم نبوت کے تحت قائم مدارس و مراکز، اساتذہ و مبلغین، طلباء کی رہائش، خوراک، علاج اور لٹریچر کی اشاعت وغیرہ پر سالانہ اخراجات تقریباً ایک کروڑ روپے ہیں۔ تعمیرات کا خرچ اس کے علاوہ ہے۔

اہل خیر سے اپیل ہے کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی جماعت' مجلس احرار اسلام اور قافلۂ تحفظ ختم نبوت کے معاون بنیں۔ اپنی زکوٰۃ و صدقات اور عطیات سے احرار ختم نبوت مشن کو مضبوط کریں۔ اللہ کی رضا کے لیے خرچ آپ کریں دعا ہم کریں گے اور اجر اللہ تعالیٰ عطاء فرمائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

رابطہ و ترسیل زر کے لیے

دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان　061-4511961,0300-6326621

بذریعہ بینک:　چیک یا ڈرافٹ بنام سید محمد کفیل بخاری' مدرسہ معمورہ

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 2-3017　یو بی ایل کچہری روڈ ملتان

بذریعہ آن لائن: 2-3017-010　بینک کوڈ: 0165